تاثرات

مولانا عبد الحفیظ المکی
(مکہ مکرمہ، المملکۃ العربیہ السعودیہ)

الحمدلله وحده والصّلاة والسلام على من لا نبي بعده و على آله و اصحابه اجمعین، امابعد عالم کفر کی قوتیں یہ بات اچھی طرح جانتی ہیں کہ اسلام ہی ان کے لیے خطرہ ہے۔اس لیے ان کی پوری کوشش ہے کہ اسلام آنے نہ پائے جس کے لیے وہ ہر حربہ استعمال کر رہی ہیں اس میں خاص طور پر انکی سعی دو امور پر زیادہ ہے:

نمبر1: مسلمانوں کو انکے رب سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کیا جائے۔ان سے محبت و تعلق میں کمی پیدا کی جائے کہ وہ انکے احکامات پر عمل نہ کرنے پائیں.

نمبر2: مسلمانوں میں آپس میں مختلف انواع سے نزاع و خلفشار پیدا کیا جائے تاکہ وہ ایک متحدہ قوت نہ بن سکیں اور جسد واحد کی بجائے مختلف گروہوں اور ٹولیوں میں تقسیم ہو جائیں.

اگر اس وقت کفر کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مختلف سازشوں کا بغور جائزہ لیا جائے توان دو پہلوؤں پر اس کی مختلف انواع کی سازشیں صاف صاف نظر آئیں گی.

عالمی رابطہ ادب اسلامی کا یہ مبارک سیمینار بعنوان (حرمین شریفین کے سفر نامے: جدید تحدیات کے تناظر میں) فی الحقیقت ان دونوں کفریہ سازشوں کو توڑنے کے لیے بروقت مناسب اقدام تھا کہ حرمین شریفین ظاہر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف منسوب ہیں۔اس کے تذکروں سے ان سے تعلق کا بڑھنا لازمی امر ہے اور جتنا تعلق اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھے گا اتنا ہی ان کے احکامات و تعلیمات کو اپنانے کا جذبہ بڑھے گا۔پھر حرمین شریفین اور حج وزیارت سے وحدت امت کا جو تعلق ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔واقعی طور پر امت مسلمہ مناسک حج وزیارت ادا کرتے ہوئے

حرمین شریفین اور مشاعر مقدسہ میں باوجود ظاہری اختلاف رنگ و نسل اور زبان ولباس کے جسد واحد کا مظہر تام ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو عام و تام فرمائے، پوری دنیا میں ان کے رفقائے کرام کو اپنے فضل و کرم سے نوازے اور رابطہ کے ذریعے ان کی عظیم دینی خدمات کو قبول فرمائے اور مزید توفیق سے نوازے۔ یہ راقم اس موقع پر خصوصی طور سے عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان کے مسئولین کرام کا ممنون و مشکور ہے کہ انہوں نے اس مبارک سیمینار میں مدعو فرما کر شرکت کا موقع مرحمت فرمایا۔

اس موقع پر ایک تجویز بھی ذہن میں آرہی ہے کہ اگر ہر حج کے موقع پر رابطہ ایک اجلاس مکہ معظمہ میں منعقد کر لیا کرے تو یہ ان شاء اللہ نفع بخش ہوگا، یہ راقم اپنے اور اپنے رفقاء کی طرف سے اس ذیل میں ہر طرح کا تعاون پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

تاثرات

مولانا سعید احمد عنایت اللہ

(مدرس مدرسہ صدیقیہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب)

رابطہ ادب اسلامی کی پاکستانی شاخ کے صدر استاد محترم ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اور سینئر نائب صدر رفیق محترم حافظ فضل الرحیم کی پر خلوص طلب پر ارض حرم سے ارض پاک کا سفر ہوا تا کہ قلب پاکستان (لاہور) کو ذکر حرمین شریفین سے منور و معطر کیا جا سکے اور رابطہ ادب اسلامی کے تحت منعقدہ دو روزہ سیمینار میں شرکت کی سعادت حاصل ہو سکے۔ سیمینار کا عنوان کچھ پیچیدہ، مگر پر کشش تھا" حرمین شریفین کے سفرنامے اور عالم اسلام کو پیش آمدہ چیلنج"اپنی نوعیت کا یہ منفرد سیمینار تھا جس نے امت کے تمام طبقوں کو جمع کر دیا ان میں درویش بھی ہیں' علماء اور فضلا بھی' روحانی پیشوا بھی ہیں' صدر مملکت' صوبے کے گورنر' مرکزی وزرا' ملک کے ممتاز سکالر، دانشور' مفکرین' قلم کار بھی۔ الغرض سب کو اس سیمینار نے جمع کر کے حیران کر دیا کہ کیا یہ اشرفی سلسلے کی کرامت ہے یا جامعہ پنجاب کے قابل قدر اساتذہ کرام کی حسن تدبیر یا پھر یہ دونوں سلسلوں کی حسن آمیزش کا لذیذ ثمرہ۔ کچھ بھی کہا جائے یہ ایک حقیقت ہے کہ اس طرز کا روحانی' فکری اور نظریاتی سیمینار' جو اس قدر کثیر اہل علم و فکر حضرات کو ان کے گراں قدر مقالات اور ادب اسلامی کی سحر انگیزیوں سمیت مجتمع کر دے مستحیل نہیں تو بے نظیر ضرور ہے۔ پھر مزید اس پر طرہ یہ کہ یہ سیمینار چند اہل خیر کے تعاون سے منعقد ہوا' حکومت سے تعاون کی نہ اپیل نہ خواہش' نہ طلب' پھر اس سیمینار جس نے اس کے بانی صدر حضرت مولانا علی میاں ندوی حفظہ اللہ کی خدمت میں عالم اسلام کے نامور ادبا کو جمع کر دیا تا کہ وہ ان سے کھل کر دل کی بات کہہ سکیں جو انہوں نے کہہ دی یا وہ ان کے لیے مستقبل کا لائحہ عمل تیار کر کے ان سے خدمت اسلام کا عہد و پیان لے لیں جو انہوں نے لے لیا' اگرچہ یہ بات رسماً تو نہیں ہوئی' مگر سیمینار کے ہر مندوب نے اس عظیم مفکر اسلام کی ہر بات کو اپنے لیے خزینہ معرفت جان کر پلے باندھ لیا ہے اور ادب کو برائے دعوت استعمال کرنے کا عزم کر لیا ہے۔

یہ اسی سیمینار ہی کی برکات ہیں کہ دعوت و عزیمت کے امام حضرت مولانا ندویؒ کو یہ موقعہ فراہم کیا کہ وہ حکمرانوں' اہل علم و دانش' دینی درسگاہوں اور سرکاری اداروں میں جلوہ افروز

ہو کر ان میں دعوت و عزیمت کی روح پھونک سکیں۔ سیمینار کے شرکا اور پیش ہونے والے مقالات کی علمی عظمتیں تو ایک الگ موضوع ہے جس پر مستقل گفتگو کی ضرورت ہے، مگر عمومی طور پر میرا تاثر، جس میں مبالغہ کی ذرہ بھی آمیزش نہیں، یہ ہے کہ رابطہ ادب اسلامی پاکستان کی طرف سے منعقدہ سیمینار نے امت کے ہر طبقے کو بہت کچھ دیا اور ہم طالبان علم کے لیے تو اس کی ہر نشست علم و عرفان کا وہ بحر عمیق تھا جس کے جواہر ثمینہ کو ایک مدت تک ہم جمع کرتے اور پروتے ہی رہیں گے. پھر انتظامات کے اعتبار سے بھی یہ سیمینار انتہائی کامیاب تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے منتظمین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔